مفید تعلیم کو مفت فراہم نہ کیا جائے۔ عیسائی اور یہودی مشنری اسکولوں
ی مذہبی اور نرسری رائمز کے ذریعہ بچوں کی مذہبی تربیت کا انتظام ہر جگہ
سے کیا جاتا ہے۔ دوسرے ہمسایہ ملکوں میں بھی یہ تعلیم مفت دی جاتی ہے۔
س پالیسی کے نفاذ میں کوئی پس و پیش نہ کرنی چاہیئے۔ یہ عرض کرنے کی دوبارہ
ہیں کہ تعلیمی شعبے کی مخصوص رقم گراں بہا عطیات اور اوقاف وغیرہ کی بیش بہا
ضروری اخراجات کا نظم بخوبی کیا جا سکتا ہے، اور قوم کی زندگی کو مفید بنانے
ٹیفکیٹ کورس کے سندات تک کے حصول کے لئے مفت تعلیم کا نظم و نسق
رہی ہے۔

۔اس وقت جبکہ مشرقی پاکستان کو دوبارہ زندگی عطا کی جا رہی ہے، اور اس
ثانیہ کا وقت ہے، ضروری ہے کہ اس حصے کی زبان کے لئے پندرھویں صدی
رھویں صدی تک کے بنگالی زبان کے مشہور شعراء حضرت شاہ علاؤل، شاہ صغیر،
ضی وغیرہ نیز بعد کے مسلم اور ہندو شعراء کے محبوب عربی رسم خط کو مشرقی
کی بنگلہ زبان کا رسم خط بنایا جائے۔ اس طرح اپنے ملک کے ہر خطے کے لوگوں میں
، اخوت و ہمدردی اور مساوات کے جذبات پیدا ہوں گے۔ مغربی پاکستان کی زبانوں
سندھی، پشتو، بلوچی غرض ساری زبانوں کا رسم خط ایک یعنی عربی ہے جس سے
چھٹکارا نہیں۔ بعض حلقوں کی طرف سے تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ ہمیں رومن
دوسرا رسم خط اپنا لینا چاہیئے، یہ تجویز سراسر لغو اور غیر معقول ہے۔ اگر ہم نے
ویز پر عمل کیا تو ہمارا حشر ترکی سے بھی بدتر ہوگا، جہاں رومن رسم خط اختیار کئے
کے بعد نئی نسل عربی رسم خط میں لکھے ہوئے خود اپنے لٹریچر سے کٹ کر رہ گئی
ہذا ہمیں قرآن پاک سے کسی طرح مفر نہیں۔ اور قرآن پاک پڑھنے کے لئے عربی رسم
پہچاننا ضروری اور لابدی ہے۔ اس طرح بنگلہ زبان کے رسم خط کو عربی میں منتقل
صرف ہم بنگلہ زبان کو اسلامی زبانوں کی صف میں لا کھڑا کریں گے، بلکہ اس
مغربی بنگال کی زبان کے مقابلے میں ایک نئی اور اسلامی ترقی یافتہ معیاری زبان

بنا سکیں گے، جس کی روایات، اصطلاحات اور خصوصیات، بجائے ہندوؤں کے اد
ادب اور مشرکانہ ثقافت کے اسلامی ادب اور قرآنی ثقافت کے زیادہ سے زیادہ ماخو
گی، اور جس کے خدوخال نقش و رنگ خالص "صبغۃ اللہ" (اللہ کا رنگ) مظہر ہو
آج بھی مسلمان بنگلہ اخبار آزاد، سنگرام اور معیاری رسالے محمدی، سوغات، ماہِ
وغیرہ کی زبان نمایاں طور پر اسلامی رنگ و روپ کی حامل ہے، اور ہندوؤں کے
روزناموں اور رسالوں کی زبان سے بیّن طور پر الگ اور متمیز ہے اور پھر مشرقی پاک
کے مسلمانوں کی ایمانی قوت کا نتیجہ ہے کہ پاکستان سے اس خطّہ کو الگ کرنے والوں کے
منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور سارے وہ لوگ جو یہاں کے سادہ لوح، اسلام کے پر
کو ہندوؤں کے ایماء پر، ان کی خواہشوں کی دیویوں پر قربان کرنے والے تھے، اللہ کے
فضل و کرم سے وہ خود اپنے ناپاک عزائم کا شکار ہو کر رہ گئے۔ اور سیدھے ساد
مسلمان رحمت الٰہی کے سائے میں بچ گئے۔

جنم بھومی کے نام پر بنگلہ دیس کو 'جے' (فتح) کرنے والے، کمزور، نہتے اسل
کے پروانوں کے خون سے ہولی تو کھیل سکتے تھے، مگر ان کی ایمانی طاقت اور اللہ کے
فضل و رحمت کو کیونکر اپناتے؟ اور ملک کے غدّار، اسلام کے دشمنوں سے ساز باز ک
والوں کے ہاتھوں ایمان دار کیونکر برباد ہو جاتے؟ اِنَّ اولیاء اللہ لا خوف علیہم و
ھم یحزنون۔ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنے والوں کے لئے نہ کوئی ڈر ہے نہ غم۔

اس بابرکت مہینے میں جوش و خروش کے ساتھ عید میلاد النبی منانے والو! آؤ ہم س
مل کر صمیم قلب سے یہ عہد کریں کہ ہم اب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے
نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے، اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم
قرآن حکیم کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن حکیم کی 'حکمت' سکھانے وا
کے اسوۂ حسنہ پر ہمیں گامزن کرے!! اور ہمارے نیک ارادوں کو بارآور و ثمر دا
بنائے!!! آمین ثم آمین۔ ؎ صرف کہنے سے کہیں چلتا ہے کام
کام کرنے کو تو ہمت چاہیئے!